رسالہ در

ثبوت مہدیت

حضرت امامنا میرانسید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

سوالات از ملا درویش محمد ساکن دولت آباد

جوابات از حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

باھتمام

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

جمعیۃ مہدویۃ ھند

دائرہ مشیرآباد

بار دوم سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق سنہ ۱۹۸۳ء

ہدیہ مبلغ دو روپے (معاونین کو بلا ہدیہ)

مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

(کتابت سید نصرت)

۷۸۶ / ۹۲
انشاء اللہ تعالیٰ
آیندہ حسبِ ذیل قومی کتب طبع ہونگے

---

۱ شواہد الولایت مؤلفہ حضرت بندگی میاں شاہ برہانؒ
۲ بوستان ولایت منظوم حصہ اول
۳ معارج الولایت
۴ بوستان ولایت منظوم حصہ سوم و چہارم
۵ تذکرۃ الصالحین مؤلفہ حضرت میاں سید حسینؒ
۶ مستطاب مؤلفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہید سدوٹؒ
۷ رسالہ در جواب سوالات قاضی دھاڑواڑ مؤلفہ حضرت معروف میاں صاحب عالمؒ
۸ رسالہ در بحث ناسخ و منسوخ
۹ ہژدہ فضائل
۱۰ چراغ دین مہدیؑ
۱۱ انصاف نامہ

سوالات درویش محمد دولت آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد لله الذی جعلنی فی أمة محمد مصطفیٰؐ وارزقنی بطریق ملة واحدة هی علی اتفاق السنة والجماعة وابعدنی فرق المبتدعین کلهم فی النار بکرمك یا اکرم الاکرمین ویا ارحم الراحمین واضح باد که این ضعیف درویش محمد بن ولی محمد در دائرهٔ شاه علی در شهر دولت آباد بسیار سال بودیم و تمام رسایل و دلایل و منقولات و عقاید ایشان خوب طریق دیدیم و خواندیم پدرم هر وقت طرف تصدیق سید محمد جیونپوری راغبت می دهانیده بود بنده گفت بارے اول بعلمیت تحقیق کنم بعدهٔ قبول خواهم کرد چونکه در دلایل ایشان نظر کردیم هیچ دلیل قطعی واقوی بر مهدیت سید محمد نیافتیم و یا اگر با احادیث کسے سوال کنده اورا مغالطه میدهند که احادیث احاد است وتعارض وتناقض ومختلف اند حدیثے موافق

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے محمد مصطفیؐ کا اُمتی بنایا، ملت واحدہ کی پیروی کی کہ وہ بالاتفاق سنت وجماعت ہے اور سب بدعتی فرقوں سے مجھے دور کیا کہ وہ سب دوزخ میں جانیوالے ہیں۔ تیرا کرم اے اکرم الاکرمین اور تیرا رحم یا ارحم الراحمین۔ واضح ہو کہ یہ ضعیف درویش محمد بن ولی محمد شاہ علی کے دائرے میں شہر دولت آباد میں کئی سال رہا ان لوگوں کے تمام رسائل اور دلائل، نقلیات اور عقاید کو اچھی طرح سے دیکھا اور پڑھا میرے باپ ہر وقت مجھے ترغیب دیتے تھے کہ تو سید محمد جیونپوری کی تصدیق کر یہ بندہ کہتا تھا کہ ایک بار پہلے علمی تحقیق کرونگا اُسکے بعد قبول کرلوں گا۔ جب میں نے اُن کے دلائل دیکھے کوئی قطعی اور قوی تر دلیل سید محمدؐ کے مہدی ہونے پر مجھے نہیں ملی، اگر کوئی شخص احادیث پیش کرکے سوال کرتا ہے تو اُس کو یہ لوگ مغالطہ دیتے ہیں کہ یہ حدیثیں احاد ہیں ان میں تعارض ہے تناقض و اختلاف ہے حدیث ایسی چاہیئے جو قرآن کے موافق ہو تو پھر ہم تمام قرآن سے حجت دیتے ہیں ایک یہ بھی سنو کہ یہ لوگ کہتے ہیں خواجہ خضر نے آکر سید محمد کو ذکر خفی کی تلقین کی، اور کہا کہ یہ تمہارے دادا کی امانت ہے

قرآن باید تا تمام قرآن حجت و ہم یکے بشنو
کہ میگویند کہ خواجہ خضر آمدہ سید محمد
را تلقین ذکر خفی کرد و گفت کہ امانت
جدّ شما است اخذ کنید بعدہ اخذ فرمودند
ایں عین خلاف حدیث است کما قال
النبیؐ لو کان اخی خضر حیاً لزارنی
پس امانت از کجا اخذ کردہ ۔ نیز در قرآن
وبر اتفاق اجماع سنت وجماعت و
اتفاق اہل تفسیر ماہر نیستند با زور آوری
وچرب زبانی سید محمد را مہدی موعود می گویند زیرا کہ
اتفاق اہل تفسیر چنانست کہ علامات کل انبیاء
و رسل است کہ بزبان خود مر مکذبان را
انذار عذاب استیصال کردند کہ اگر شمارا
تکذیب کنید خدائے تعالیٰ وعدہ کردہ است
کہ شمارا بقہر آسمانی ہلاک کند و یقولون
متیٰ ھذا الوعد ان کنتم صادقین
فقال تمتعوا فی دارکم ثلٰثۃ
ایام ذالک وعد غیر مکذوب ۔
وقال اللہ تعالیٰ ان موعدھم الصبح
الیس الصبح بقریب ۔ ازیں جہت
عذاب استیصال را عذاب موعود گویند
کہ بعد از وعدۂ انبیاء آمدہ اگر عذاب دنیا
نبودے در عذاب آخرت شک شدہ
بودے اگر دیدار حق جائز الوقوع نبودے
در ذات اللہ شک بودے ازیں جہت

اسے تو انہوں نے لیا یہ بات حدیث کے بالکل خلاف ہے
چنانچہ حضورؐ نے فرمایا ہے اگر میرے بھائی خضر زندہ رہتے
تو مجھ سے ملتے'' امانت انہوں نے کہاں سے لی۔ نیز
یہ لوگ قرآن کی معانی سے اہل سنت والجماعت کے
اجماع اور اہل تفسیر کے اتفاق سے آگاہ نہیں ہیں زبردستی
اور چرب زبانی سے سید محمد کو مہدی موعود کہتے ہیں کیونکہ
اہل تفسیر کا اتفاق اس امر پر ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین
کی علامت یہ رہی کہ اپنے اپنے زمانے میں انہوں نے
جھٹلانے والوں کو نیست و نابود کرنے والے عذاب کی
دھمکی دی، یہ کہا کہ اگر تم ہم کو جھٹلاؤ گے تو خدائے تعالیٰ
کا یہ وعدہ ہے کہ وہ تم کو قہر آسمانی سے ہلاک کرے گا،
(ترجمہ آیت) اور کہتے ہیں کہ کب ہے یہ وعدہ اگر تم
سچے ہو پس کہا (صالح نے) رس بس لو اپنے گھروں میں
تین دن یہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے ان کا (کافروں کا) وقت مقرر صبح ہے کیا صبح
قریب نہیں۔ اسی جہت سے نیست و نابود کرنیوالے
عذاب کو عذاب موعود کہتے ہیں جو انبیاء کے وعدہ کے
بعد آتا رہا اگر دنیا میں عذاب نہ ہوتا تو آخرت کے
عذاب میں شک واقع ہوتا' اگر خدا کا دیدار واقع
ہونا جائز نہ ہوتا تو خدا کی ذات میں شک ہوتا اسی
سبب سے عذاب استیصال (نیست و نابود کرنیوالے
عذاب) کا ہر پیغمبر کے زمانے میں ہونا واجب ہے چنانچہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان پر ثابت ہوا عذاب
کا وعدہ ان امتوں کے شمول میں جو گذر چکیں ان سے
پہلے اور واجب ہوا عذاب ان سے پہلے گذری ہوئی

عذاب استیصال در زمان ہر پیغمبر واجب
است کما قال اللہ تعالیٰ وحق علیہم
القول فی امم قد خلت من قبلہم و
واجب شد در امتان گذشتہ از پیش
ایشان کذبت قبلہم قوم نوح و
الاحزاب من بعدہم وہمت کل
امۃ برسولہم لیاخذوہ وجادلوا
بالباطل لیدحضوا بہ الحق
فاخذتہم فکیف کان عقاب ایضاً
کذبت قبلہم قوم نوح واصحٰب
الرس وثمود وعاد وفرعون
واخوان لوط واصحٰب الایکۃ
وقوم تبع کل کذب الرسل و
حق وعید وایضاً ہر نوع عذاب
از عذاب ہائے الٰہی بر مکذبان باید پس
وقتیکہ سید محمد از عذاب موعود بیم نکرد
مثل انبیاء ماضیہ پس چگونہ موافق
پیغمبران آمد زیرا کہ ہر پیغمبر صاحب معجزہ است
چوں صالحؑ و موسیؑ و عیسیؑ و محمدؐ اگر کسے
را ظاہر معجزہ نیست پس معجزۂ وے عذاب
استیصال است از ہیچ پیغمبر خالی
نیست پس سید محمد اگر مہدی بودے از معجزہ ہر دو
خالی نبودے پس افمن کان علیٰ
بینۃ در حق وے درست نیامد
چونکہ ہر پیغمبر را بینہ است کما قال

امتوں پر جھٹلایا تھا ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور
دوسرے فرقوں نے قوم نوحؑ کے بعد۔ اور ارادہ کیا ہر
امت نے اپنے پیغمبر کا کہ اس کو گرفتار کر لیں اور جھگڑے
کئے بیہودہ شبہات سے تاکہ اس کے باعث لڑ
کھڑا دیں دینِ حق کو تو میں نے انکو دھر پکڑا پس
کیسی ہوئی میرا سزا دینی۔ ایضاً جھٹلا چکے ہیں ان
سے پہلے نوحؑ کی قوم کے لوگ اور کنوئے والے اور ثمود
اور عاد اور فرعون اور لوط کی برادری اور بن کے رہنے
والے اور تبعؑ کی قوم سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو
(ان پر) ثابت ہوا میرا وعدہ عذاب۔ نیز ہر قسم کا
عذاب عذاباتِ الٰہی سے جھٹلانے والوں پر ہونا چاہیے
پس جبکہ سید محمد نے انبیاء گذشتہ کی طرح
کسی عذاب کے آنے کا وعدہ کر کے نہ ڈرایا تو ان کا
آنا پیغمبروں کے آنے کے مانند کیسے ہوا کیونکہ ہر پیغمبر
صاحبِ معجزہ ہے جیسے صالحؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور محمدؐ اگر
کسی پیغمبر کا بظاہر کوئی معجزہ نہیں بھی ہے تو فنا کرنے
والا عذاب ہی ان کا معجزہ ہے اس سے کوئی پیغمبر خالی
نہیں رہے پس سید محمد اگر مہدی ہوتے تو وہ بھی
معجزہ کی ان دو صورتوں سے خالی نہ رہتے پس آیت
افمن کان علیٰ بینۃ (کیا پس وہ جو اپنے رب
کی طرف سے واضح دلیل پر ہو) ان کے حق میں درست
نہیں ٹھہری کیونکہ ہر پیغمبر کے لئے بینہ (دلیل) ہے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہا (شعیبؑ نے) اے قوم
بھلا دیکھو تو سہی اگر میں ہوں دلیل پر اپنے رب کی طرف
سے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور کہا صالحؑ نے) تمہارے

الله تعالیٰ قال یاقوم ارایتم ان کنت
علیٰ بینة من ربی۔ وقد جاءتکم
بینة من ربکم هذه ناقة الله
ذکر فی المدارک ماهذه البینة؟
قوله تعالیٰ قال موسیٰ قد جئتکم
بینة من ربکم فارسل معی بنی
اسرائیل قال ان کنت جئت بآیة
فات بها ان کنت من الصادقین
ایضاً ولا تعذبهم قد جئتک
بآیة من ربک ای بینة من
ربک قالوا یاهود ماجئتنا ببینة
پس بینه معجزه را گویند و آیت و علامات
وسلطان و برهان و حجت همه یکیست
واہل تفسیر قرار داده اند هر که بر بینه باشد
بر و واجب است که بینه بیارد پس سید محمد
معجزه ظاهر کرد یا عذاب آورد یا چه حجت
آورد که بعد از انکار آن حجت مکذبان مستاصل
شدند زیرا که بعد از الزام حجت انبیاء عذاب
آسمانی نزول شود کما ذکر فی المدارک أن
سبب هلاکهم تکذیبهم الرسل
وعلم الله انه لا فائدة فی امهالهم
لهم بعد ان الزموا بالحجة۔
پس سید محمد چه لازم حجت کرد و بعد
از انکار کدام عذاب نازل شد نیز بشنو آن
گویند سید محمد و محمد رسول اللہ برابر اند و سید

قال هذه ناقة الله لکم آیة ایضاً

پاس آچکی واضح دلیل تمہارے پروردگار کی جانب سے
یہ اللہ کی اونٹنی - مدارک میں ذکر کیا ہے کافروں نے کہا
کیا ہے واضح دلیل تو صالحؑ نے کہا یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے
لئے نشانی ہے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہا موسیٰؑ نے) میں
تمہارے پاس لایا ہوں معجزہ تمہارے پروردگار کی
جانب سے تو بھیجدے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو
فرعون بولا کہ اگر تو کوئی معجزہ لے کر آیا ہے تو اُس معجزہ
کو لا اگر تو سچا ہے ایضاً اور نہ ستا ہم تیرے پاس معجزہ
لے کر آئے ہیں تیرے پروردگار کی جانب سے یعنی تیرے
پروردگار کی جانب سے واضح دلیل لے کر آئے ہیں وہ بولے
اے ہود تو ہمارے پاس کچھ سند لے کر نہیں آیا پس بینہ
معجزہ کو کہتے ہیں اور آیت، علامت، سلطان، برہان
اور حجت سب ایک معنی میں ہیں اور اہل تفسیر نے یہ
قرار دیا ہے کہ جو کوئی بینہ رکھتا ہو اس پر واجب ہے
کہ بینہ یعنی معجزہ و حجت دکھلائے پس سید محمد نے
معجزہ ظاہر کیا عذاب لائے یا کیا حجت پیش کی کہ جس
کے انکار کے بعد جھٹلانے والے نیست و نابود ہو گئے
کیونکہ انبیاء کی حجت دہی کے بعد ملزمین پر عذاب آسمانی
نازل ہوتا ہے چنانچہ صاحب تفسیر مدارک نے بیان کیا
ہے کہ ان (کافروں) کی ہلاکت کا سبب ان کا پیغمبروں
کو جھٹلانا تھا درانحالیکہ اللہ نے جان لیا کہ اُن کو مہلت
دینے میں کوئی فایدہ نہیں بعد اُس کے کہ وہ حجت کے
ساتھ الزام پا چکے پس سید محمد نے کیا حجت لازم
کی اور اُس کے انکار کے بعد کونسا عذاب نازل ہوا،
نیز سنو یہ لوگ کہتے ہیں کہ سید محمد اور محمد رسول اللہؐ

محمد تابع تام و مهاجران هردو برابر اند و آنچه
رسول کرده سید محمد کرده و بر تمام قرآن عمل شد
هذا افک مبین زیرا که خاتم النبی را خصائص
است یکے الم نشرح لک ای الم نشقق
قلبک یعنے جبرئیل و میکائیل آمده شکم
دریده دل بیرون آورده دل را ذبح کرده
خون بسته بیرون انداختند که هذا حظ
الشیطان منک و بآب زم زم در
طشتِ زرین بشستند و وضعنا عنک
وزرک الذی انقض ظهرک یعنی بار گران
از تو وزرک ای اہلاک اندوه کفار و غم
اخراج مکه تا نشکند پشت و گردن تو والله
یعصمک من الناس ترا از موت شمشیر
نگاه داشتیم دیگر رویة المعراج و شق
القمر و نزولِ قرآن هر که ازیں انکار کرد برد
عذاب استیصال به سیف نزول شده و در
اصحاب او اہل بدر بیعت الرضوان و
انصار اند ایمان ایشان بالنص قطعی
ثابت شده است و در یاران سید محمد
انصار و بیعت رضوان و اہل بدر نیستند
و خود می گویند که رسول یکصد و بست
و پنج جنگ کرد سید محمد را امر قتال نشد
و یک جنگ مثال خاتم الرسل نکرد و حلال
غنیمت و اخذ فداء خمس نیست پس چه
آنچه محمدؐ کرد سید محمد کرد بلکه اصحاب و مهاجر

برابر ہیں اور سید محمد محمدؐ رسول اللہ کے تابع تام ہیں اور
دونوں کے مہاجر (صحابہ) برابر ہیں اور جو کچھ رسول اللہ
نے کیا سید محمد نے کیا اور تمام قرآن پر عمل ہوا یہ کھلا جھوٹ ہے کیونکہ
خاتم النبیؐ کے چند خصوصیات ہیں ایک ان میں سے یہ
ہے الم نشرح لک صدرک ای الم نشقق
قلبک یعنی جبرئیل و میکائیل نے آکر حضرتؐ کے شکم
مبارک کو چاک کیا اور دل کو باہر نکالا اور اس کو ذبح کر کے
منجمد خون اس میں سے نکال ڈالا یہ کہہ کر کہ یہی آپ کے
جسد سے شیطان کا حصہ ہے پھر آب زم زم سے طشت
زرین میں حضرتؐ کے دل کو ان دونوں فرشتوں نے
دھو ڈالا ووضعنا عنک وزرک الذی انقض
ظهرک ۔ (ترجمہ) اور اتار دیا تیرے اوپر سے تیرا بوجھ
جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی اتار دیا ہم نے تیرا بوجھ تجھ
سے یعنی کفار کی ایذا رسانی کا ملال اور مکہ سے نکلنے کا
غم تاکہ تیری پشت و گردن کو نہ توڑ دے اور اللہ نے
بچایا تجھے لوگوں سے اور تلوار کی موت سے تجھے ہم نے
محفوظ رکھا دوسری خصوصیت رویت معراج ہے اور
شق القمر کا معجزہ اور نزول قرآن ہے جو کوئی ان چیزوں
کا منکر ہوا اس پہ تلف کرنے والا عذاب تلوار کا نازل ہوا
اور آنحضرتؐ کے اصحاب میں اہلِ بدر ہیں اور اہل بیعت
رضوان ہیں اور انصار ہیں، جن کا ایمان نصِ قطعی
(دلیل یقینی) سے ثابت ہوا ہے اور یارانِ سید محمد
میں انصار اور اہل بیعت رضوان اور اہلِ بدر نہیں
ہیں اور یہ لوگ خود کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک سو
پچیس جنگ کئے اور سید محمد کو حکم قتال نہیں ہوا اور

گفتن یاراں سید محمد را روا نیست کہ زیرا کہ
اوصاف مہاجراں ان الذین امنوا و
ھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم
فی سبیل اللہ ذکر فی المدا اولٰئک ھم
المھاجرون والذین اووا ونصروا
اتحاد والی دیارھم ونصروھم علی
اعدائھم ھم الانصار ودر عقیدہ خود
اوصاف مہاجر گفتہ اند فالذین ھاجروا
شد و اخرجوا من دیارھم
شد و اوذوا فی سبیلی شد قاتلوا
وقتلوا ماندہ است اگر ماند مہاجر
چوں شد عثمانؓ در جنگ بدر و بیعت
الرضوان حاضر نبود شیعہ ہزار ہزار طعنہ
زنند و نیز می گویند ان الذین
تولوا منکم یوم التقی الجمعان
انما استزلھم الشیطان
ببعض ما کسبوا نزلت ھٰذہ
الآیۃ فی عثمان وجماعۃ من
المؤمنین المنھزمین یوم احد
و عمر در جنگ دستوری خواست شیعہ گویند
کہ خلاف امر اللہ کرد و ایں آیت خوانند
لا یستاذنک الذین یؤمنون
باللہ والیوم الآخر ان یجاھدوا
باموالھم وانفسھم ایضاً انما
یستاذنک الذین لا یؤمنون

انہوں نے ایک جنگ بھی خاتم الانبیاءؐ کے مانند نہیں
کیا "مال حلال غنیمت لینا" فدیہ لینا اور خمس لینا ان
کا ثابت نہیں ہے پس کیا جو کچھ محمدؐ نے کیا سید محمد
نے کیا۔ بلکہ یاران سید محمد کو اصحاب و مہاجر کہنا روا
نہیں ہے کیونکہ مہاجرین کے اوصاف قرآن میں یہ ہیں
بے شک جن لوگوں نے ایمان لایا اور ہجرت کی اور جہاد
کیا اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی راہ میں تفسیر
مدارک میں لکھا ہے وہی مہاجرین ہیں اور جنہوں نے
پناہ دی مسلمانوں کو اور ان کی مدد کی یعنے پناہ دی
اپنے گھروں میں اور ان کی مدد کی دشمنوں کے مقابلے
میں وہی انصار ہیں اور انہوں نے اپنے عقیدہ میں
مہاجرین کے اوصاف میں کہا ہے فالذین ھاجروا
(جنہوں نے ہجرت کی) ہوا واخرجوا من دیارھم
(اور وہ نکالے گئے اپنے گھروں سے) ہوا واوذوا فی سبیلی
(اور ستائے گئے میری راہ میں) ہوا وقاتلوا وقتلوا
(اور قتل کئے اور قتل ہوئے) رہ گیا جب قتل کئے اور
قتل ہوئے رہ گیا تو مہاجر کیسے ہوئے عثمانؓ جنگ بدر
اور بیعت رضوان میں حاضر نہیں تھے شیعہ ہزار ہا
طعنے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت بدا جو لوگ تم
سے بھاگ کھڑے ہوئے جس دن کہ بھڑ گئیں دونوں
جماعتیں تو فقط ان کے پاؤں اکھاڑ دیئے تھے شیطان
نے ان کے بعض گناہوں کی شامت سے عثمانؓ اور ان
مومنوں کی جماعت کے حق میں ہے جنہیں جنگ احد
کے دن شکست ہوئی عمرؓ نے جنگ میں رخصت کی
درخواست کی شیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے

بالله و الیوم الآخر وارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون قال النبیؐ فارجع یا عمر انت لیس بمنافق و دیگران رخصت طلبیدند ایشان را رضا دادند آیت آمد عفا الله عنک لم اذنت لهم یعنی محمد را عفو کرد نه عمر را سنت و جماعت جواب میدهند در شان عمر آیت آمد انّ الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون بالله ورسوله فاذا استاذنوک لبعض شانهم فأذن لمن شئت منهم واستغفر لهم انّ الله غفور رحیم ۔ ناحق ولی سید ہندی را مہدی گفته باشوخی دلایل می دہند درست نمی آید ذرنی والمکذبین فلا تطع المکذبین و بعضے ایشاں سبب بدعت چنانچه سید خوندمیر بن سید محمد را می گویند که قتال محمد پس سید خوندمیر را مہدی گوئید سید محمد را گفتن چه حاجت است ما می گویم قتال بر سید محمد باید نه قوم دے کما قال الله تعالیٰ یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک پس امر قتال نیست ناصر دین نیست صفت مہدی و یبعثه نصرة لدینه کجا است پس انکار او کفر و او موعود نیستا و تصدیق وے واجب

حکم کا خلاف کیا اور یہ آیت پڑھتے ہیں نہیں رخصت مانگتے تجھ سے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اللہ اور روزِ آخرت پر (اس سے پیچھے رہ جانے کو کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے خیر یہ آیت کہ بس وہی تجھ سے رخصت مانگتے ہیں جو نہیں یقین رکھتے اللہ اور روزِ آخرت کا اور شک میں پڑے اُن کے دل تو اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں نبیؐ نے فرمایا اے عمر اپنی جگہ لوٹ جائیں تم منافق نہیں ہو اور دوسرے والے نے جو رخصت طلب کی تو نبیؐ نے اُن کو رضا دی تب یہ آیت نازل ہوئی اللہ تجھ سے معاف کرے تو نے کیوں اجازت دیدی یعنی محمدؐ کو خدا نے معاف فرمایا عمر کو نہیں اہلِ سنت و جماعت جواب دیتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی شان میں یہ آیت آئی ہے بے شک جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں وہی لوگ ہیں جو واقع میں ایمان لائے اللہ اور اللہ کے رسول پر تو جب وہ تجھ سے اجازت مانگا کریں اپنے کسی کام کے لئے تو اجازت دے دیا کر ان میں سے جسے چاہے اور ان کے لئے مغفرت مانگ اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ناحق ایک ولی اور ہندی سید کو مہدی کہہ کر لوگ شوخی سے دلائل لاتے ہیں جو درست نہیں ہیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والوں کو پس تو کہنا نہ مان نہ جھٹلانے والوں کا ان کے بعض اسباب بدعت میں سے یہ ہے جو کہتے ہیں سید خوندمیر بن سید محمد سے قتال ہوا پس سید خوندمیر ہی کو مہدی کہو سید محمد کو مہدی کہنے کی کیا ضرورت ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ

نیست و ہیچ آیت و معجزہ نیست
کہ انکار او کفر گردد اما مہدی موعود
لا شک خواہد آمد تابع تمام پیدا شود
او منصور و صاحب سیف باشد
چنانچہ در رسایل ایشاں آمدہ
لولا السیف بیدہ
لا فتی الفقہا بقتلہ۔
عن عائشۃ ان النبی
قال المہدی من عترتی
....
یقاتل الناس بسنتی
باذن اللہ کما قاتلت
انا بالوحی اخرج الطبری۔
ولشکر با ہند بیاید ویظہر
جیش المہدی من الہند
فیہزم الشرک والکفار
وینصرہ اللہ من کل
باب و یمدہ اللہ با
الملائکۃ ثلاثۃ الاف
و یتوجہ ....
.... الآفاق
فیہزمون بین یدیہ
پس سید محمد را این اقوال موافق نیست
یعنے مہدی با تمام عالم شمشیر کند
این کجا و در قرآن عذاب اکبر
عذاب قیامت را گویند و مفسران

سید محمد سے قتال ہونا چاہیئے تھا نہ کہ اُن کی قوم سے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر جہاد کر کافروں
سے اور منافقوں سے پس (اے محمد) لڑو اللہ کی راہ
میں تم پر کسی کی ذمہ داری نہیں سوائے اپنی جان کے،
پس امر قتال ان سے نہیں ہوا، تو یہ ناصر دین نہیں
ہیں، مہدی کی یہ صفت کہ اللہ اس کو اپنے دین کی نصرت
کے لئے مبعوث فرمائیگا ان میں کہاں ہے پس انکا انکار
کفر نہیں اور یہ موعود نہیں ہیں ان کی تصدیق واجب نہیں
ہے اور کوئی آیت اور معجزہ نہیں ہے کہ جس کا انکار
کفر ہو لیکن مہدی موعود تو بیشک آئیں گے وہ نبی کے
تابع تام ہونگے صاحب نصرت اور صاحب سیف
ہونگے، چنانچہ اُن کے رسایل میں بھی یہ آیا ہے کہ اگر
اُس کے ہاتھ میں تلوار نہوتی تو فقہاء اس کے قتل کا فتوی
دیتے اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا مہدیؑ
میری اولاد سے ہے جنگ کرے گا لوگوں سے میری سنت کو
قایم کرنے کے لئے اللہ کے حکم سے جیسا کہ میں نے جنگ
کیا وحی کی بناء پر طبری نے یہ حدیث بیان کی ہے ہند
کے لشکر کا بھی ذکر آیا ہے کہ مہدی کا لشکر ہند سے
نکلے گا مشرکین اور کفار کو شکست ہوگی اور مہدی کو
اللہ ہر باب سے نصرت دیگا اور تین ہزار فرشتے بھیج کر
اللہ تعالیٰ مہدی کی مدد فرمائیگا ہر طرف وہ متوجہ
ہونگے اور اُن کے مقابلے پر آنے والے سب شکست
کھائینگے پس یہ اقوال سید محمد کیلئے موافق نہیں ہیں یعنی
مہدی تو وہ ہے جو تمام عالم سے جنگ کریگا یہ صفت
ان میں کہاں ہے اور قرآن میں عذاب قیامت کو

شمشیر مہدیؑ را عذاب اکبر گفتند
تحت هذه الآیت لیذیقنهم
عذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر
برائے اللہ جواب باصواب فرماید تا حق را
قبول کنیم وگرنہ در روز قیامت
دامن گیر باشیم یا منتظر مہدیؑ مثل علماء
امت باشید والسلام علیٰ من تبع الھدیٰ

عذاب اکبر کہا گیا ہے مفسرین مہدی کی تلوار کو عذاب
اکبر کہتے ہیں آیت ہذا کے تحت کہ ضرور ہم اُن کو چکھائیں
گے عذاب نزدیک (یعنے دنیا میں) اس بڑے عذاب کے
سوائے برائے خدا جواب باصواب ادا فرمایئے تاکہ حق کو
قبول کروں ورنہ قیامت کے دن دامن گیر ہوں گا یا آپ
بھی علماءِ امت کے مانند مہدی کے آنے کے منتظر رہیں
والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

جواب

از حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح باد درویش محمد بن ولی را کہ سوال
کردی قال النبی لو کان اخی
خضر حیاً لزارنی بدانکہ خضر را در
تواریخ می نویسند نام خضر ایلیا بن فالع
بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ و گویند ایں
پسر بادشاہی بود و آں بادشاہ را ہمیں
یک پسر بود اہل حکمت و اہل مملکت
بر بادشاہ آمدند و گفتند کہ ہمیں یک
پسر تو است ایں را علم و حکمت
بیاموز پس بر معلم فرستاد برائے
تعلیم علم و حکمت و معیشت و در

درویش محمد بن ولی کو معلوم ہو کہ تو نے سوال کیا ہی
کہ نبیؐ نے فرمایا اگر میرے بھائی خضرؑ حی (زندہ) ہوتے
تو مجھ سے ملتے جاننا چاہیئے کہ خضرؑ کے متعلق تواریخ میں
لکھتے ہیں کہ خضرؑ کا نام ایلیا بن قالع بن ارفخشد بن
سام بن نوحؑ ہے اور کہتے ہیں یہ ایک بادشاہزادے
تھے اس بادشاہ کا یہی ایک لڑکا تھا عقلاء اور ارکانِ
سلطنت نے بادشاہ کے پاس آکر کہا کہ آپ کا یہی
ایک لڑکا ہے اس کو علم و حکمت سکھلایئے تب
بادشاہ نے اس لڑکے کو معلم کے پاس بھیجا تاکہ علم و
حکمت و معیشت معلوم کرے اس معلم کے راستے میں
ایک زاہد رہتا تھا یہ شہزادہ ایلیا اس زاہد کے پاس

ره گذر آں حکیم زاہدے بود اپلیا نزدیک
او رفتہ نشستے آں زاہد چند سخن در زہد
و تقوی و جاہل و مرتدی کہ ایں کار دارد
باوے گفت او را صحبت زاہد خوش
آمد شب باز گردیدہ بر پدر می آمد
و روز در اپر زاہد لمحے بود دانست
کہ بر حکیم علم و حکمت می آموز روزے
پدر پرسیدش چہ علم آموختی ہیچ نگفت
دانست کہ ہیچ از ینہا نمی داند حکیم را
گفت تو از ینہا ایں را نیاموختی گفت
او برمن نمی آید تفحص کرد کہ صحبت
زاہد او را خوش آمدہ گفتند اکنوں
تدبیرش چہ باشد حکماء تدبیر کردند
کہ آنرا کار خیر کنند لذت صحبت
عورت یا بدمیل بد شا کند کار خیر
کردند دخترک را بدو فرستادند بہ
دخترک گفت چہ می گوئی باید کار
مشغول شویم کہ ما را چنیں ثواب و
درجہ و فضیلت باشد یا بکار ہواء
نفس مشغول شویم عورت را ہم
سخن او خوش آمد ہر دو نماز مشغول
شائد ایں حکایت بدیشاں رسید
گفتند بدکارہ عورت باید او
رابستم دریں کار آرد عورتے
بدکارہ را فرستادند او در بستہ

جاکر بیٹھا اس زاہد نے پاکدامنی پرہیزگاری اور جاہلی
اور سرکشی کے فرق میں چند کام کی باتیں اس کو بتائیں
شہزادے کو زاہد کی صحبت پسند آئی رات میں واپس باپ
کے پاس آتا اور دن زاہد کے پاس جاکر گذارتا تھا باپ کے
عیال میں تھا کہ یہ حکیم کے پاس علم و حکمت سیکھتا ہے
ایک دن باپ نے اس سے پوچھا تو نے کیا سیکھا ہے اس
نے کچھ نہیں کہا وہ سمجھ گیا کہ یہ کچھ نہیں جانتا حکیم کو
بلاکر بادشاہ نے کہا تم نے اسے کچھ بھی نہیں سکھلایا کہا کہ شہزادے
میرے پاس آتے ہی نہیں بادشاہ نے واقعہ دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ ایک زاہد کی صحبت شہزادے کو پسند آئی
ہے، سب نے کہا اس کی کیا تدبیر کرنی چاہئے حکیموں نے
یہ تدبیر بتلائی کہ شہزادے کا کار خیر کر دیں عورت کی
صحبت سے لذت پائیگا تو دنیا کی طرف اسکی رغبت
ہوگی، شہزادے کا کار خیر ہوا دلہن اس کے پاس بھیجی گئی اس
نے دلہن سے کہا کیا کہتی ہے کیا ہم ایسے کام میں لگے رہیں
جس میں ایسا ثواب ایسا درجہ اور ایسی بزرگی ہے یا
خواہش نفس کے کام میں مشغول ہو جائیں عورت کو بھی
اس کی بات پسند آئی دونوں عبادت میں مشغول ہو گئے
یہ قصہ سب کو معلوم ہوا پھر سب نے کہا کہ ایک بدچلن
عورت چاہئے وہی اس کو جبراً نفسانی خواہش کی تکمیل
پر آمادہ کرےگی بدچلن عورت بھیجی گئی تو اس نے دیکھتے
ہی حجرے کا دروازہ بند کر لیا اور عبادت میں مشغول ہوا۔
باہر سے دروازہ کو پیٹنے لگے کسی کو بھی جواب نہیں ملا دروازہ
توڑ کر اندر داخل ہوئے تو شہزادہ غائب تھا ان کا خضر
کہنے کا سبب بیان کیا جاتا ہے جب وہ کسی ٹیلے پر بیٹھ

در دل حجره نماز می گذارد بسیار در کوفتند
را جواب نداد چون در شکسته در آمدند
او غائب شد و او را که خضر گویند او در بلندی
بر نشسته چون از انجا بر خاستے بران بلندی
سبزه بر آمدی بدان سبب او را خضر گویند
بعضے گویند او از انبیاء است و بعضے گویند
که او از اولیاء است و او همان خضر است
که موسیٰؑ در صحبت او بود و این آن خضر که
جابجا ملاقی می شود آن که رسول فرمود قصه
او آنیست که اعرابی پیش رسولؐ آمد و گفت
اگر تو رسول خدا حق تا خضر را این وقت بمن
ملاقات گردانی که با او در صحبت پیوندم
و نزار است دارم و کلمه تو گویم و دین اسلام
ترا قبول کنم پس حضرت رسالتؐ توجه
بسوے خضرؑ کردند خضر را خفته بر سدِ
سکندر یاجوج ماجوج بر سر خود دست
نهاده آسوده دیدند پس فرمودند آن عرب
را لو کان اخی خضر حیا لزارنی
اگر خضر این وقت از خواب بیدار بودے همین
زمان ملاقات کردے و لفظ حیا افتاده
بدان سبب است که مؤذن در بانگ
نماز حی علی الصلوٰة و حی علی الفلاح
گوید حی بمعنی زنده شدن است و همه عالم
نمرده بلکه زنده است یعنے هشیار باشد
برائے نماز بر وقت نماز همین نوع لفظ

کہ وہاں سے اٹھتے تھے تو اس پر سبزہ نکل آتا تھا اسی
سبب سے اُن کو خضر کہتے ہیں بعض کہتے ہیں وہ انبیاؑ
میں سے ہیں اور بعض کہتے ہیں وہ اولیاء میں سے ہیں
اور یہ وہی خضر ہیں جن کی صحبت میں موسیٰؑ بھی تھے
یہی وہ خضر ہیں جن سے جابجا ملاقات ہوتی ہے اور
وہ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک بھلا
(صحرائی عرب) نے رسول اللہؐ کے پاس آکر کہا کہ اگر آپ
اللہ کے رسول سچے ہیں تو خضرؑ سے مجھے اس وقت ملا دیجئے
میں اُنکی صحبت میں رہوں گا اور آپ کو سچا جانوں گا
اور آپ کا کلمہ پڑھوں گا آپ کے دین اسلام کو قبول کر
لوں گا پس حضرت رسالت پناہ نے خضر کی طرف توجہ
فرمائی خضرؑ کو آپ نے دیکھا کہ سد سکندری پر جو کہ یاجوج ماجوج
کے لئے بنائی گئی ہے ہاتھ سر پر دھرے سو رہے ہیں پس
آنحضورؐ نے اُس بدوی سے فرمایا لو کان اخی خضر حیا
لزارنی (اگر میرے بھائی خضر اس وقت نیند سے ہوشیار
ہوتے تو اسی وقت مجھ سے ملاقات کرتے اور لفظ حیا
جس کے لفظی معنی زندہ کے ہیں ہوشیار کے معنی
میں بھی آتا ہے) اس سبب سے ہے کہ مؤذن اذان
میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح
کہتا ہے لفظ حی زندہ ہو جاؤ کے معنی میں ہے
اور تمام عالم کے لوگ مرے نہیں گئے بلکہ زندہ ہیں اس
کا مطلب یہی ہوا کہ ہوشیار ہو جاؤ نماز کے برتنے
نماز کے وقت پر اسی طرح حدیث میں بھی لفظ حیا
بیداری اور ہوشیاری کے معنی میں ہے اور امت مرحومہ
کا اس امر پر اجماع و اتفاق ہے کہ خضر قیامت تک

حماتؑ یعنی بیدار نیست و ہشیاری و اتفاق اجماع امت مرحومہ این است کہ خضرؑ تا یوم الدین زندہ اند زیرا کہ در صحبت سلطان سکندر اند چشمۂ آبِ حیوان نوشیدہ اند و او را مرگ تا بوقت صور اولیٰ شدن نیست این نقل در شرح مشارق بلغت فارسی در خاتمہ مخدوم سید محمد گیسو درازؒ مسطور است سوال کردی کہ معجزۂ مہدیؑ چیست؟ بداں کہ معجزہ نبی با جماع اُمم علیٰ ذٰلک اما ظہور المعجزۃ علیٰ یدیہ کانشقاق القمر ای باشارتہ الیہ لروی انس بن مالکؓ ان اھل مکۃ سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم اٰیۃ فاراھم القمر شقتین کذا ذکر فی شرح الطوالع وروی عبد اللہؓ بن مسعود قال رأیت القمر انشق بنصفین فرأیت جبلاً ما بین شقی القمر لیلۃ البدر بمکۃ وسمعت ان الکفار قالوا لیلۃ من اللیالی وھی لیلۃ البدر یا محمد ان کنت صادقا فارنا آیۃ لو من بربک فقال ماذا تریدون قالوا نرید أن ینشق القمر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین ثم سجد ودعا بدعوۃ ثم رفع رأسہ

زندہ رہنے والے ہیں اس لئے کہ سکندر کی صحبت میں انہوں نے آبِ حیات کے چشمہ سے آبِ حیات پیا ہے پہلی صور پھونکی جانے تک اُن کو موت نہیں، یہ نقل شرح مشارق فارسی " مخدوم سید محمد گیسو درازؒ کے خاتمہ میں مذکور ہے تو نے سوال کیا ہو کہ مہدیؑ کا معجزہ کیا ہے؟ جاننا چاہیئے کہ معجزہ نبیؐ پر بھی ہر زمانہ میں اُمت کا اجماع اسی طرح ہے (جیسا کہ اُمت کے اجماع سے نبیؐ کے معجزے ثابت ہیں ویسا ہی مہدیؑ کے معجزے بھی ثابت ہیں) لیکن ظہور معجزہ کا نبیؐ کے ہاتھ پر مثلاً چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا یعنی جب نبیؐ نے اس کی طرف اشارہ کیا تو دو ٹکڑے ہوگیا، حضرت انسؓ ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ آپ ہمیں کوئی نشانی دکھلائیے پس آنحضورؐ نے اُن کو چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھا دیئے اس طرح ذکر کیا ہے شرح طوالع میں اور حضرت عبد اللہؓ ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ میں نے چاند کے دو برابر ٹکڑے اس طرح دیکھے کہ ان دونوں کے درمیان مکہ کا ایک پہاڑ دکھائی دے رہا تھا بدر کی رات (چودہویں کے چاند کی رات) ہیں اور میں نے سُنا ہے کہ کفار نے چاندنی راتوں میں سے ایک رات میں کہ وہ بدر کی رات تھی یہ کہا کہ یا محمدؐ اگر آپ سچے ہیں تو ہمیں کوئی نشانی دکھلائیے آنحضرتؐ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ آپ چاند کے دو ٹکڑے کردیں پس رسولؐ اُٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں یہ دُعا کی پھر سجدہ سے سر اُٹھایا اور چاند کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ

واشار الى القمر باصبعه فانشق
بنصفين فقالت قريش يا محمد
ماراينا اسحر منك بلغ سحرك السماء
فسحرت القمر قال لنبينا محمد من
المعجزات الحسية مالا يحصى لكثرة
ذكرها اما الدليل القاطع فى هذا الباب
فليس الا قوله بالدلائل التى وجب
بها قبول قول الانبياء من الاخلاق
وان هذا القرآن معجزة من قبل الله
قوله واظهرها القرآن اى اظهر
المعجزات الظاهرة على يديه القرآن
لانه منقول بالتواتر مستظهر فى
الاطراف بخلاف غيره من المعجزات
ومن اعجب الآيات اذ قرنت بالتحدى
وقد تحدى اى محمد به اى بالقرآن
جميع الانام اذ فيه وان كنتم فى ريب
مما نزلنا على عبدنا فأتوا بسورة
من مثله اى من مثل محمد فى عدم القرأة
والمطالعة والاستفادة من العلماء
وهى دلالت على التحدى بسورة ولحدة
وهو النهاية فى التحدى قوله تعالى
قل لئن اجتمعت الانس والجن
على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون
بمثله ولو كان بعضهم لبعض
ظهيرا فثبت انه قد تحدى به

ای تسلیم نبوته الا قوله

قریبا وہیں اُس کے دو ٹکڑے دو برابر حصوں میں ہوگئے
پس قریش نے کہا یا محمد تجھ سے بڑھ کر کوئی جادوگر ہم نے
نہیں دیکھا تیرا جادو تو آسمان تک بھی پہنچ گیا تو نے
چاند پر بھی جادو کر ڈالا صاحب طوالع نے کہا ہے کہ
ہمارے نبیؐ کے معجزات جو محسوسات کی قسم سے ہیں
اس کثرت سے بیان کئے گئے ہیں کہ اُن کی گنتی نہیں ہوسکتی
لیکن دلیل قطعی اس باب میں (نبوت و رسالت
کی تصدیق کے باب میں) آپ کے قول کے سوا نہیں
ہے جس کا قبول کرنا ہم پر واجب ہے اُن دلائل
سے جن سے کہ دیگر انبیاؑ کے قول کو قبول کرنا واجب
ہوا اور وہ دلائل از قسم اخلاق ہیں (انبیاؑ کی تصدیق
کو واجب کرنے والی دلیلیں اُن کے اخلاق ہیں) اور تحقیق
یہ قرآن خود معجزہ ہے اللہ کی طرف سے۔ قولہ (قول
صاحب طوالع) اور سب سے بڑھ کر ظاہر معجزہ قرآن
ہے یعنی معجزہ جو آنحضرتؐ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں
ان میں سب سے زیادہ ظاہر معجزہ قرآن ہے جو متواتر
منقول ہوتا آرہا ہے اور تمام اطراف عالم میں ظاہر و مشتہر
ہے برخلاف دوسرے معجزوں کے (جن کو یہ شہرت حاصل
نہیں ہے) اور یہ سب سے زیادہ تعجب میں ڈالنے
والی نشانیوں میں سے ہے اس وجہ سے کہ اس کے ساتھ
مقابلہ کا دعویٰ بھی ہوا ہے آنحضرتؐ نے یعنی محمدؐ
نے اس کے یعنے قرآن کے ساتھ تمام لوگوں کو مقابلے
میں آنے کی دعوت بھی دی ہے چنانچہ قرآن میں ہے
اور اگر تم شک میں ہو اس کتاب سے جو ہم نے اتاری ہے
اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک صورت اس جیسی یعنے لے

جمیع الانام وقرعهم بالافحام ای الالزام فلم یقصد الی اتیان مواذ نته او بدانیه واحد من مصاقع الخطباء ای بلغائهم و فصحائهم من فحول الشعراء فانّ النبیؐ طلب المعارضة اوّلا و اظهر السیف اٰخرا همچنین مهدی موعودؑ را خوارق العادات بسیار و بے شمار است امّا اظهر ما متابعت قرآن و نبیؐ است بندگی مخدوم گفته اند که مهدی چون بیاید متشابهات را بصورت شرع بیان کند لانه قال علیه السلام فی حقه یقوم بالدین فی آخر زمان ای آخر زمان الاسلام و قال المهدی منی انه یقفوا اثری ولا یخطی کذافی اصول الفقه الحنفیة ومن وصل هذ المقام لا یفتری علی الله کذبا و منها ما قال الامام ابو حامد محمد بن السنطرابادی فی تفسیره کاشف المعانی تحت قوله تعالیٰ واذا اخذ الله میثاق النبیین الاٰیة الی لفظه ذالک موجود فی هذا الولی فیه ور الحکم علیه الیٰ هنا کلامهٗ قال الله تعالیٰ سراجًا منیرًا تحت این آیت می نویسند دانستی که محمدؐ سایهٔ حق آمد و هم چنین مہدیؑ را سایه نبود کان یمشی و

آو محمدؐ جیسا ان پڑھ کتابوں کا مطالعہ نہ کیا ہوا علماء سے معلومات حاصل نہ کیا ہوا اسی میں ایک سورۃ کے مقابل سورۃ پیش کرنے کے دعویٰ کی دلالت ہے ربہ مقابلہ کے دعوی کی انتہائی صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر جمع ہوجائیں آدمی اور جن اس بات پر کے بناء لاویں اس قرآن جیسا (تب بھی) نہ لاسکیں گے ایسا قرآن اگرچہ انہوں نے ایک [illegible] کا مددگار ہوں پس یہ بات ثابت ہوچکی کہ آپ نے قرآن کو مقابلے کے دعوے کے ساتھ سب کے سامنے پیش کیا اور علی الاعلان حجت کے ساتھ معترضین کے منہ بند کئے یعنے ان کو ملزم بنادیا پس فصیح و بلیغ خطیبوں میں سے بھی کسی کو جراءت نہ ہوئی کہ ایک سورۃ کے برابر یا اس سے کم درجہ کا کلام پیش کرنے کا ارادہ کرے یعنے عرب کے فصیح و بلیغ مشہور شعراء عاجز ہوکر رہ گئے پس بہ تحقیق نبیؐ نے پہلے دلیل سے مقابلہ طلب کیا آخر میں تلوار نکالی اسی طرح سے مہدی موعودؑ کے خوارق عادات (معجزات) بکثرت اور بے گنتی ہیں ور ان سب میں زیادہ ظاہر قرآن اور نبیؐ کی پیروی ہے۔ بندگی مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مہدیؑ آئیں گے تو متشابہات کو (ان احکام کو جن کی فرضیت ظاہر نہیں ہے) شرع کی صورت میں بیان کریں گے (مثلاً ترکِ دنیا وغیرہ احکام ثلاثہ بیّنات محمدیؐ) کیونکہ نبی علیہ السلام نے آپ کے حق میں فرمایا ہے قائم کرے گا دین کو آخر زمانے میں یعنے اسلام کے آخر زمانے میں اللہ فرمایا آنحضرتؐ

ولاظل لہ مثبت من ذالک کلہ ان
النبی والمہدی سواء فی جمیع الاحوال
وخبر گفتن از غیب معجزۂ انبیاء است کہ
دیگرے عاجز است از آوردن مثل آں
و اثبات نبوت بمعجزہ است چنانچہ در
تمہید مسطور است اعلم بانّ ثبوت
النبوۃ وصحتہا یتحقق باظہار
المعجزہ و امام محمد غزالیؒ در قواعد العقاید
فرمودہ بعث الرسل واظہر صدقہم
بالمعجزات الظاہرۃ و در جواہر آوردہ
المعجزات الظاہرۃ کانشقاق القمر و
انجذاب الشجر و تسلیم الحجر علیہ
ونبع الماء من اصابعہ انتہی فلا
ماہنا من المعجزات الحسیۃ مالا
یحصی لکثرۃ ذکرہا واظہرہا متابعۃ
القرآن والسنۃ۔

تے کہ مہدی مجھ سے ہیں بیشک وہ میرے قدم بہ قدم
چلے گا اور خطا نہیں کرے گا اسی طرح مذکور ہے۔
اصول فقہ حنفیہ میں۔ اور جو کہ اس مقام پر پہنچا ہو
وہ اللہ پر افترا نہیں کرتا (جھوٹ نہیں باندھتا)
اور اسی قبیل سے ہے جو کہا ہے امام ابوحامد محمد
نصر آبادی اپنی تفسیر کاشف المعانی میں اللہ تعالیٰ کے
قول اور جبکہ عہد لیا اللہ نے نبیوں سے تا آخر
کے تحت مفسر موصوف کے کلام کا آخر یہ ہے کہ
یہ بات موجود ہے اس ولی میں بھی پس انبیاء کی
تصدیق لازم ہونے کا جو حکم ہے وہی حکم اس
(کی تصدیق) پر بھی پھرے گا یہاں تک ہے مفسر کا کلام
اللہ تعالیٰ سراجاً منیرا فرمایا ہے اس کے تحت
مفسرین لکھتے ہیں جاننا تو نے کہ محمدؐ جن کو سایہ نہیں
تھا حق کا سایہ بن کر آئے اسی طرح مہدیؑ کو بھی سایہ
نہیں تھا آپ چلتے تھے اور آپ کا سایہ نہ رہتا تھا
پس ان سب باتوں سے ثابت ہوا کہ نبی اور مہدی
علیہم السلام سب احوال میں برابر ہیں اور غیب کی
خبر دینا انبیاء کا معجزہ ہے دوسرے اس کی مثال پیش
کرنے سے عاجز رہے معجزہ سے نبوت کا ثبوت ملتا
ہے چنانچہ تمہید میں مذکور ہے جاننا چاہیئے کہ نبوت
کے ثبوت اور اس کی صحت کی تحقیق معجزے کے
اظہار سے ہوتی ہے اور امام محمدؒ غزالی نے قواعد
العقائد میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے اور
ان کی سچائی کھلے معجزوں سے ظاہر کی اور جواہر التفسیر
میں لکھا ہے کہ کھلے معجزے مثلاً چاند کا دو ٹکڑے ہونا

سوال کردی کہ نبیؑ و مہدیؑ را بچہ اعتبار
برابر تواں گفت بداں کہ لان للنبی
ظاهر و باطن یعنی النبوة و
الولایة کما قال النبیؐ
الولایة افضل من النبوة
فختم الولایة علی المهدی
الموعودؑ وهی باطنه و اذا قیل
انه خاتم الولایة المحمدیة
یعنی تم باطنهٗ علی المهدی
فصار باطنهٗ باطنهما واحدا او
حقیقة الاحدهی حقیقة الآخر
کما یفهم من کشف الحقائق فی
کیفیة استخراج الانوار والارواح
من نور المحمدی و هو قوله فقام
منهٗ روح المهدی کما قام الولد
من الام فلمّا اعطی النبی
نبوتهٗ اعطی المهدی ولایتهٗ
فذاتهٗ کذات النبی الخ فی الفصوص
و فی کشف الاسرار اسمهٗ اسمی
و کنیتهٗ کنیتی فلهٗ المقام المحمود
ولا یقدح کونهٗ تابعا فی انهٗ معدن
علوم الجمیع من الانبیاء و الاولیاء
قالؐ کنت نبیًا و آدم بین الماء
والطین۔ وغیرهٗ من الانبیاء
ما کان نبیا الاحین بعث

درختوں کا کھینچ کر آنا آنحضرتؐ پر سایہ کرنے کے لئے اور کنکر پتھر کا آپ پر سلام بھیجنا ' آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ کی صورت نکلنا انتہیٰ اسی طرح امامنا مہدی موعودؑ کے معجزات بھی جو محسوسات کی قسم سے ہیں اس کثرت سے بیان کئے گئے ہیں کہ ان کی گنتی نہیں ہوسکتی اور ان سب میں ظاہر ترین معجزہ قرآن اور نبیؐ کی متابعت ہے تو نے سوال کیا ہے کہ نبیؐ اور مہدیؑ کو کس اعتبار سے برابر کہا جاسکتا ہے۔ جاننا کہ نبیؐ کیلئے ظاہر ہے اور باطن ہے یعنے نبوت ہے اور ولایت ہے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا ہے ولایت افضل ہے نبوت سے پس جو ولایت مہدی موعودؑ پر ختم ہوئی ہے وہی آنحضرتؐ کا باطن ہے اور جب کہا جائے کہ آپ یعنے مہدیؑ خاتم ولایت محمدیہ ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کا باطن مہدیؑ پر تمام ہوا ہے پس آنحضرتؐ کا باطن ہی مہدیؑ کا باطن ہوا دونوں ایک ہیں ایک کی حقیقت دوسرے کی حقیقت ہے چنانچہ یہ بات کشف الحقائق سے مفہوم ہوتی ہے انوار اور ارواح کے نورِ محمدیؐ سے برآمد ہونے کی کیفیت میں صاحب کشف الحقائق نے فرمایا ہے پس اسی نور سے روحِ مہدی اٹھ کھڑی ہوئی جیسے کہ لڑکا ماں سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے پس جب نبیؐ اپنی نبوت دیئے گئے تو مہدیؑ کو نبیؐ کی ولایت دی گئی پس مہدیؑ کی ذات نبیؐ کی ذات کے مانند ہے الخ اور فصوص الحکم

كذالك خاتم الاولياء كان وليًا و
آدم بين الماء والطين۔ ودر
جامع كبير آورده پيغمبرؐ فرمود
مر عوف را حين يخرج رجل من
اهل بيتي يقال له المهدي
فاذا ادركته فاتبعه و
كن من المهتدين۔ وعن
محمد بن سيرين انه
قال قيل له المهدي
خيرٌ ام ابوبكرؓ و عمرؓ
قال هو خير منهما و
وايضا قال قد كان
يفضل على الانبياء ويعدل
اخرجهما الحافظ ابونعيم بن
حماد في كتاب الفتن و در تمهيد قاضي
عين القضاة است با اهل بصيرت
بحقيقت نمودند تا بجان و
دل حقيقت او ديدند يعنے
گفتند اللهم اجعلنا من امة
محمد و قومے گفتند لا تحرمنا
من محبة محمدؐ و قومے گفتند اللهم
ارزقنا من شفاعة محمد كما
قال في تفسير الديلمي تحت
آية و اوحى اليّ هذا القرآن
الآية تا تمام المذكور وعن ابن

اور کشف الاسرار میں اس ذکر میں اس حدیث کا بھی
ذکر ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اس کا نام میرا نام اور اس
کی کنیت میری کنیت ہوگی، پس آپ یعنی مہدیؑ صاحب
مقامِ محمود ہیں اور آپ کے تابع ہونے سے کوئی نقصان
لازم نہیں آتا اس فضیلت میں کہ آپ تمام انبیاء
اور اولیاء کے لئے علوم کا معدن ہیں نبیؐ نے فرمایا
ہے میں نبی تھا ایسے وقت میں کہ آدمؑ پانی اور
کیچڑ کے درمیان تھے اور آنحضرتؐ کے سواء دوسرے
انبیاء نبی نہیں ہوئے مگر اسی وقت جبکہ بھیجے
گئے۔ اسی طرح خاتم الاولیاء (مہدی موعودؑ) ولی
تھے ایسے وقت میں کہ آدمؑ پانی اور کیچڑ کے درمیان
تھے اور جامع کبیر میں بیان کیا ہے پیغمبرؐ نے
عوف سے فرمایا جس وقت ایک شخص میری
اہلِ بیت سے نکلے گا اس کو مہدیؑ کہا جائے
گا جب تو اسے پائے تو اس کی اتباع کر اور راہ
پانے والوں میں سے ہو اور محمد بن سیرین سے روایت
ہے کہا انہوں نے کہ ان سے پوچھا گیا کہ مہدیؑ افضل
ہیں یا ابوبکرؓ یا عمرؓ تو انہوں نے کہا کہ وہ ان دونوں
سے افضل ہیں نیز کہا کہ مہدیؑ کو انبیاء پر بھی فضیلت
دی گئی ہے اور وہ ہمارے نبیؐ کے برابر بتلائے گئے
ہیں یہ دونوں روایتیں حافظ ابونعیم ابن حماد
نے کتاب الفتن میں بیان کی ہیں اور قاضی عین
القضاۃ کی کتاب تمہید میں ہے کہ اہلِ بصیرت کو
حقیقت دکھلائی گئی تو انہوں نے جان و دل سے
آپ کی حقیقی شان دیکھی بعضوں نے کہا اے پروردگار

مسعودؓ انہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مامنکم
من احد الاّ و قد وکلّ بہ قرینہ
من الجن قالوا وایاك یا رسول
اللہ قالؐ وایای الاّ ان اللہ
اعانتی علیہ فا سلم فلا
یامرنی الاّ بخیر ھکذا اخبر
المہدی ان شیطانی اسلم
ھندی و در تمہید قاضی است قال
اللہ تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور
وکتٰبٌ مبین پس اگر او نور نبودے
و قالب بودے وترٰھم ینظرون
الیك وھم لا یبصرون خودؐ
نداشتے و اگر قالب داشتے چنانکہ ازان
من و تو باشد چرا سایہ نداشتے چنانکہ
ما داریم کان یمشی ولا ظل لہٗ
ذاتے بود کہ او را سایہ نبود، ہرگز
کسے آفتاب را سایہ دید کہ سایہ
صورت ندارد اما سایہ حقیقت
دارد و چون آفتاب غرّاست از
عالم عدم طلوع کرد بعالم وجود سایہ
او این آمد کہ سراجًا منیرًا حضرت رسالت
پناہؐ و حضرت امام مہدیؑ را سایہ اصلًا نبود
فثبت من ذالك کلہٗ ان النبی و
المہدی علیہما السلام کانا سواء

ص ۴۴ [illegible]

ہم کو محمدؐ کا اُمتی بنا ایک قوم نے کہا اے پروردگار
ہم کو محمدؐ کی محبت سے محروم نہ فرما ایک قوم نے کہا
اے پروردگار ہم کو محمدؐ کی شفاعت روزی کر چنانچہ
تفسیر دیلمی میں کہا ہے آیت ہذا وحی کیا گیا ہے میری
طرف یہ قرآن الخ کے تحت تا اختتام کلام مذکور۔
اور حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ
انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے تم میں جو کوئی بھی
ہے اپنے ایک ہمتا کے حوالہ کیا گیا ہے جو جنّات کی
قسم سے ہے صحابہؓ نے عرض کیا کیا آپ کے لئے بھی ہے
یا رسول اللہؐ فرمایا ہاں میرے لئے بھی ہے مگر یہ بات
ہے کہ اللہ نے مجھے اس پر غالب کر دیا پس وہ اسلام
لا چکا ہے پس بھلی بات کے سوائے مجھے نہیں کہتا
اسی طرح حضرت مہدیؑ نے بھی خبر دی ہے کہ میرا
شیطان میرے سامنے مسلمان ہو چکا ہے اور قاضی
عین القضاۃ کی کتاب و تمہید میں ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے بے شک تمہارے پاس آچکا اللہ کی طرف
سے نور اور آپکی روشن کتاب پس اگر آنحضرتؐ
نور نہ ہوتے اور آپؐ کا قالب (خاکی) ہوتا تو آپ
کے ساتھ یہ بیان ہی نہ ہوتا کہ وترٰھم ینظرون
الیك وھم لا یبصرون (اور تو اُن کو دیکھتا ہے
کہ وہ تیری طرف تک رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں
دیکھتے) اگر آنحضرتؐ قالب رکھتے ایسا جیسا کہ
ما و شما کا ہے تو آپ کا سایہ کیوں نہ ہوتا جیسا کہ
ہم کو ہے، آپ چلتے تھے اور آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا
آپ کی ذات ایسی تھی جس کو سایہ نہ تھا کبھی کسی نے

في جميع الاحوال ۔ تو سوال کردی کہ
اصحاب نبیؐ و اصحاب مہدیؑ برابراند؟
بدان کہ ہرگاہ نبی و مہدی علیہما السلام
برابر اند اصحاب ایشاں نیز برابراند
در حق ایشاں رسول اللہؐ فرمودند ھم
اخوانی وھم بمنزلتی در حدیث
اباذرؓ بہ بیں و فی العوارف عن
ابن مسعودؓ قال من آیۃ ا
الا ولہا قوم سیعلمون
بہا و قال صاحب الزوارف
شرح العوارف فیفہم من
ذالك ان بعض المعانی لم
یخطر ببال الصحابۃ و یخطر
فی قلوب بعض المشائخ لا
سیما من اصحاب المہدیؑ۔
سوال کردی کہ ہر بینہ برابر او عذاب
باشد مہدی آمد تکذیب او کردند عذاب نیامد
بدانکہ ہر پیغمبرؐ بر ظاہر آمد دعوت کرد بر
توحید و رسالت و جمیع احکام و مہدیؑ بر
بطون پیغمبرؐ آمد بر بطون دعوت کرد طلب
خدا و ترک دنیا و رویت حق و ذکر دوام
ہر کہ قبول کردند مشرف شدند با یمان و
ہر کہ منکر شدند عذاب بطون بریشاں
واجب شد چنانکہ قولہ تعالیٰ کلا بل
ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون

آفتاب کا سایہ دیکھا ہے کیونکہ سایہ صورت نہیں
رکھتا ہے لیکن حقیقت رکھتا ہے سایہ کے لئے صورت
نہیں ہے چونکہ آفتاب چمکیلا ہے عالمِ عدم سے نکلا تو
تو عالمِ وجود میں اس کا سایہ بھی ہے کہ وہ ایک روشن
چراغ ہے حضرت رسالت پناہ اور حضرت امام مہدی
صلی اللہ علیہ وسلم (بھی سرتاپا نور تھے) دونوں کو سایہ
مطلقاً نہیں تھا پس اس سب بیان سے ثابت ہوا کہ
نبی اور مہدی علیہما السلام تمام احوال میں ایک دوسرے
کے برابر ہوئے ہیں تونے سوال کیا ہے کہ کیا نبیؐ کے اصحاب
اور مہدیؑ کے اصحاب باہم برابر ہیں جان کہ جب نبیؐ اور
مہدی علیہما السلام برابر ہیں تو ان کے اصحاب بھی باہم برابر
ہیں جن کے حق میں رسول اللہؐ نے فرمایا وہ میرے بھائی ہیں
وہ میرے درجہ میں ہیں حضرت ابوذرؓ کی حدیث میں یہ
بشارت دیکھ اور عوارف میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے
روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہر آیت کے لئے اس کے
معانی جاننے والی ایک قوم ہے کہ اس کے لوگ اس کے
معنیٰ سے آگاہ ہوں گے، صاحب زوارف شرح عوارف
میں کہا ہے پس اس قول سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بعضے
معانی جو صحابہ کے دلوں میں بھی نہ آئے تھے قریب میں
بعض مشائخین کے دلوں میں آئیں گے خصوصاً اُن کے
دلوں میں جو مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہوں گے تو نے
سوال کیا ہے کہ ہر نبی کے ہمراہ عذاب ہوتا ہے مہدی
آئے اُن کو لوگوں نے جھٹلایا کوئی عذاب نہیں آیا جاننا چاہیے
کہ ہر پیغمبر کا آنا ظاہری صفت (نبوت) کے اعلان
کے لئے ہوا ہر پیغمبر نے توحید و رسالت کے تمام

از شامت سئیات، دلہای ایشان را زنگ گرفتہ است و بہ سبب آنچہ کردند بحرمت النبیؐ صورت تغیر نگشتہ است ظاہر صورت است و بطون ایشاں تغیر گشتہ است بہ سبب انکار مہدی موعودؑ ایشاں را معلوم نہ بوقتِ مرگ معلوم شود، چنانکہ فرقہ فرقہ متفرقہ اند ظاہر بر ایشاں عذاب نشد صورتِ بطون ایشاں تغیر گشتہ رسول اللہؐ فرمودند کلھم فی النار منکران مہدیؑ ہمچناں اند قال اللہ تعالیٰ سأل سائل بعذاب واقع للکٰفرین لیس لہٗ دافع من اللہ ذی المعارج تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہٗ خمسین الف سنۃ فاصبر صبراً جمیلا انھم یرونہٗ بعیدا و نریٰہٗ قریبا۔

سوال، کردی کہ بر مہدی قتال نشد و بر میاں سید خوندمیرؓ قتال شد ایں شرط ثبوتِ ذات مہدی نباشد۔

پس بدانکہ اگرچہ رسول اللہؐ بذات خود در قتال شریک بودند لیکن از دست رسولؐ خدا کسے از کفار نہ زخم خوردو نہ مرد ہمچناں اگر مہدیؑ قتال کردے نہ از دستِ

احکام کی جانب خلق کی دعوت کی اور مہدیؑ کا آنا پیغمبر کی باطنی صفت (ولایت) کے اعلان کیا تھا ہوا ہے آپنے باطنی صفت (ولایت سے) متعلقہ احکام طلبِ خدا، ترکِ دنیا، دیدار اور ذکر دوام کی جانب خلق کی دعوت کی جو لوگ قبول کئے وہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور جو منکر ہوئے اُن پر باطنی عذاب واجب ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں نہیں بلکہ زنگ چھا دیا ان کے دلوں پر اُن اعمال نے جو وہ کیا کرتے تھے اُن کی برائیوں کی شامت سے اُن کے دل زنگ آلود ہوگئے ہیں اور بسبب اس کے جو انہوں نے کیا نبیؐ (کے کلمہ) کی حرمت سے اُن کی صورت تبدیل نہیں ہوئی ظاہری صورت باقی ہے مہدیؑ موعود کے انکار کے سبب سے ان کا باطن بدل گیا ہے یہ بات اُن کو معلوم نہیں ہے بوقتِ موت معلوم ہوتی ہے جیساکہ جدا جدا کئی فرقے ہوگئے ہیں بظاہر اُن پر کوئی عذاب نہیں ہوا ہے ان کے باطن کی صورت تبدیل ہوگئی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ وہ سب ناری ہیں منکرانِ مہدی بھی ویسے ہی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے طلب کیا ایک طلب کرنے والے نے ایسا عذاب جو ہونے والا ہے کافروں کو جسے کوئی دفع کرنیوالا نہیں اللہ کی طرف سے جو، اُن سیڑھیوں کا مالک ہے جن سے چڑھتے ہیں فرشتے اور روح اُس کی جانب اُس دن (واقع ہوگا) جس کی مقدار پچاس

مهدیؑ کسے کشته شدے و نه ایشاں ہر
دو محمد را کسے قادر آمدے دریں باب ہر
دو مساوی شدند بداں واسطه بدلۂ ذات
مهدیؑ حق تعالیٰ میانسید خوندمیرؓ را برائے قتال
برخاست کرد ازاں ذات قتال را ایفا
گردانید اخرج الترمذی عن ارطاةؓ
انهٗ قال قال النبی صلی الله علیه
وسلم المهدی من ولد فاطمة
بنت رسول الله یعیش
خمس عاماً ثم یموت علی
فراشه ثم یخرج رجل
من ولد فاطمة علیٰ
سیرة المهدی بقائهٗ
عشرین سنة یموت قتلا
بالسلاح۔

پس بدانکه جواب سوال ہائے تو
برائے سوگند تو نوشته شده است
وگرنه سلام ترا علیکے ناجائز است
زیاده چه (منقول از نسخۂ قلمی و دستخطی
میاں سید ابراہیم عرف حضرت مولوی
منور میاں صاحبؒ)

ہزار برس سے ہے پس صبر کر صبر جمیل یہ لوگ تو اس دن کو
بعید دیکھتے ہیں اور ہم اس کو قریب ہی دیکھ رہے ہیں
سوال ۲ تونے سوال کیا ہے کہ مہدیؑ سے قتال نہیں ہوا
اور میاں سید خوندمیرؓ سے ہوا ذاتِ مہدی کے ثبوت
کی یہ شرط نہیں جاننا چاہیئے کہ اگرچہ رسول اللہ بذاتِ
خود قتال میں شریک تھے لیکن رسول خداؐ کے ہاتھ
سے کافروں میں سے کوئی بھی نہ زخمی ہوا نہ مرا ایسا
ہی اگر مہدی علیہ السلام بھی (بعد دعوئ مہدیت)
جنگ کرتے تو آپ کے ہاتھ سے بھی کوئی مارا نہ جاتا
اور نہ اُن ہر دو محمد کو مارنے پر کوئی شخص قادر ہو
سکتا تھا اس باب میں بھی دونوں یکساں اور برابر
ہیں اسی واسطے ذاتِ مہدی کے بدلے میں قتال کے
لئے حق تعالیٰ نے میاں سید خوندمیرؓ کو کھڑا کیا۔
اس ذات سے قتال کا وعدہ پورا کروایا ترمذی نے یہ
حدیث بیان کی ہے ارطاةؓ سے روایت ہے کہا انہوں
نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی فاطمہ بنت
رسول اللہ کی اولاد سے ہیں پانچ سال (دعوے کے
بعد) اُن کی زندگی ہوگی پھر وہ اپنے بستر پر وفات
پائیں گے پھر ایک شخص فاطمہؓ کی اولاد سے نکلے گا
جو مہدی کی سیرت پر ہوگا (بعدِ مہدی) بیس سال زندہ
رہے گا پھر ہتھیار سے مرکر شہید ہوگا پس جان کہ تیرے
سوالات کا جواب تیرے قسم دینے کے باعث لکھا گیا ہے
ورنہ تیرے سوال کے جواب میں وعلیک کہنا بھی جائز نہیں ہے

المرقوم ۲۲ ماہ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ۔

فقط

مترجم۔ حضرت پیر و مرشد مولانا سید دلاور عرف گور میاں مہدوی رحمۃ اللہ علیہ

بفضل خدا بطفیل خاتمین

منجانب دار الاشاعت کتب سلف الصالحین جمعیۃ مہدویہ سنہ ۱۳۶۳ھ

جو کتب طبع ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں

۱۔ عقیدہ شریفہ مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض — غیر موجود
۲۔ مخزن الدلائل مؤلفہ علامہ قاضی منتجب الدین رح — "
۳۔ منہاج التقویم مؤلفہ حضرت بندگیمیاں ولی رح — "
۴۔ سراج الابصار " " " " " — "
۵ پنج فضایل مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید روح اللہ رح — "
۶۔ مطلع الولایت مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید یوسف رح — "
۷ حجت المنصفین مؤلفہ حضرت بندگیمیاں ولی رح — "
۸ حجۃ المتین مؤلفہ حضرت بندگیمیاں شاہ برہان رح — "
۹ رسالہ در بحث ناسخ و منسوخ حضرت بندگیمیاں شیخ مصطفیٰ رح — "
۱۰ نقلیات حضرت بندگیمیاں عبدالرشید رح — "
۱۱۔ جنت الولایت مؤلفہ حضرت مولانا میاں منصور خان رح — "
۱۲۔ نقلیات حضرت بندگیمیاں سید عالم رح — "
۱۳۔ بوستان ولایت حصہ اول — "
۱۴۔ بوستان ولایت حصہ دوم — "
۱۵۔ بوستان ولایت حصہ سوم — "
۱۶۔ بوستان ولایت حصہ چہارم — "
۱۷ چراغ دین مہدی ع — "
۱۸ ماہیۃ التقلید مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ رح — "
۱۹۔ مکاتیب حضرت بندگیمیاں شیخ مصطفیٰ گجراتی رح — "
۲۰ حجۃ البالغہ " " " " — "
۲۱۔ خلاصۃ الکلام مؤلفہ حضرت علامہ شیخ علائی رح — "
۲۲۔ حاشیہ "انصاف نامہ" — غیر موجود

۲۳ مکتوب حضرت بندگیمیاں امین محمد رض — غیر موجود
۲۴ انصاف نامہ مولفہ بندگیمیاں ولی رح — "
۲۵ مولود امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ع — "
۲۶ خصائص امام مہدی موعود " " — "
۲۷ شفاء المومنین مولفہ حضرت بندگیمیاں شاہ قاسم مجتہد گروہ رح — "
۲۸ المجتہ " " " " " مہدویہ — "
۲۹ دلیل العدل والفضل " " " " " — "
۳۰ فضیلت افضل القوم " " " " — "
۳۱ لطمۃ المصدقین " " " " — "
۳۲ محکمات تکمیل الایمان معدن الآداب " " " — "
۳۳ افضل المعجزات المہدی ع " " " " — "
۳۴ انوار العیون " " " " — "
۳۵ صحبت صادقان ع، تسویت الخاتمین ع، میزان العقاید — "
۳۶ جواہر التصدیق مولفہ حضرت بندگیمیاں شیخ مصطفیٰ گجراتی رح — "
۳۷ مجالس خمسہ — "
۳۸ تادیب الطالبین — "
۳۹ محضرہ حضرت بندگیمیاں شاہ دلاور رض — "
۴۰ رسالہ ہژدہ آیات — "
۴۱ المعیار بعض الآیات — "
۴۲ سیرت حضرت بندگیمیاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویہ رح — "
۴۳ " " " شاہ نصرت رح و شاہ ابراہیم رح — "
۴۴ جامع الاصول مولفہ حضرت بندگیمیاں شاہ قاسم مجتہد گروہ رح — "
۴۵ تا ۵۲ تفسیر رشدی پارہ ۱ تا ۷ — "

(کتابت سید نصرت)
چنچل گوڑہ